جلد ۷	بمبئی یکشنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۲ء	نمبر ۹

مقدمۃ الجیش
بحری فتح کا پیش خیمہ

ہماری گورنمنٹ بہادر نے دریائی قوت کیطرف خوب توجہ کر رکھی ہے کئی کروڑ روپیہ کا صرف حال مین ترقی کیلیے منظور کیا گیا ہے۔ افسران دریائی نے بڑی جدت پیدا کر رکھی ہے طبیعت کی جولانیون سے سمندر کی جولانی پھر پانی پھیرنیکی کوشش کر رہے ہین۔ چنانچہ حال مین ایک صاحب نے ایسی کشتی تصنیف فرمائی ہے کہ پانی کے اندر چھپکر تیرے یہ مشہور عجائبات مضمون کیطرح دریا کے تہ مین اور حریف کی گولہ باری کی آگ سے محفوظ رکھ کر کشتی کا تعلق پانی کے اندر بھی کر دیا گیا۔ پانی کی سطح سے دو فٹ نیچے آمد و رفت ہوگی اور وہانکے مالک ہی ہر کسیکی طبیعت پریشان ہوگی نکالم مین کشتی کا دست ہوئی۔ مزا یہ ہوا کہ دریا مین یہ چیز تھا کہ کشتی مالک خبری ہوگی کشتی پر جنگ کا وقت خوب رہتی

کرے کون بھرے کون

امریکا کی مشنری لیڈی جو ڈاکوؤن نے گرفتار کر لی تھی وہ زندہ سلامت مثلہ مالکانہ روپیہ دیکر انکے پنجے سے چھوڑا لیگئی مگر اہل امریکا کو خیال ہوا ہے کہ ڈاکوؤن کو اچھی طرح سزا دیجائے۔ چنانچہ امریکن گورنمنٹ نے اپنی رعایا کی درخواست سے بابعالی کو ترکی مین ایک خواست بھیجی ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ آپکی حدود مین جو ظالم ڈاکوؤن کا گروہ ہے اوسنے ہماری ایک نامی گرامی لیڈی کو پھانس لیا۔ اور کئی مہینے اپنے پنجہ مین رکھا جب معقول رقم انکی جیب حرام کی گئی تو لیڈی کو چھوڑا۔ لیڈی کو کئی مہینے تک بڑی مصیبت جھیلنی پڑی۔ اپنی بیکسی پر کف افسوس ملنے اور ڈاکوؤن پر دانت پیسنا پڑا۔ لہذا ان تکالیف کا معاوضہ ملنا چاہئے اور ڈاکوؤن کو ایسی معقول سزا دینی چاہیے کہ تمام اہل امریکا پھر کبھی نہ پڑین۔ بابعالی نے تسلیم کیا کہ ہر شخص کی جو رقم گئی معاوضہ دیا اور کیسا انعام بیکسی کا اور سرکاری قوم مین شہرت تمہاری لیڈی کی خبر راہ سے جبار زادہ

ہند کی جڑ نہ کھوکھلی ہو جاے

بنگالیون کی خوش قسمتی اور انگریزون کی قدر دانی اور اوکی سفر کی بسم اللہ کا مقام ہونیکی وجہ سے کلکتہ پایہ تخت قرار دیکر ہند کی جڑ بنا دیا گیا ہے۔ یہ مصلحت خیال کی گئی ہے کہ کلکتہ اور اوسکے اطراف کردوہ تی بنادر سر گھنو ناسی ما شلی بھات کھانے والے ہین انمین فتنہ و فساد کی بو بھی نہین۔ جنگ جدل کیوقت شور و غل۔ بندوق لیکر رہجاتے ہین۔ اور سر پر یک سنے بھی انمین نہ چوری چکاری کا مادہ نہ لوٹ مار کا معاملہ۔ شلی بھات کھا او پاؤن پھیلا کے سونا اسکے سوا کچھ نہین جانتے۔ مگر تو حال کلکتہ کے باشندون نے ایسے ہاتھ پاؤن نکالے ہین کہ گورنمنٹ کا خیال غلط کر دیا۔ آس پاس کا تو ذکر کیا خاص کلکتہ مین کئی ڈاکے پڑ چکے ہین۔ رعایا پریشان پولیس حیران ہے۔ اور سیری کیات ہین کہ انکا ہاتھ چلے کی گھر مین گھس جاتے ہین اور ہاتھ مار کر لوٹ لیجاتے ہین یا لاتون تھاما لیکن نئی گھون سیلن پرسی تک نوبت

ہست تری طاعون کی دم میں نمدا

کمبخت طاعون نے بمبئی میں بہت اُچھل کود مچا رکھی تھی - رعایا کا ناک میں دم کر رکھا تھا - اور گورنمنٹ کو الگ حیران کر رکھا تھا - میونسپلٹی نے اس کے پیچھے لاکھوں روپئے خرچ کر ڈالے مگر یہ کسی طرح قابو میں نہیں آیا - بہادر ڈاکٹروں نے موذی طاعون کے دانت جھاڑنے کی بہت فکر کی - مگر روز بروز بڑھتے ہی گئے - بقول شخصے ہاتھی کے دانت باہر نکلے سو نکلے پھر اندر نہیں ہو سکتے - ایسے ہی طاعون کے دانت ہو گئے اور انکا جبڑا جاتا تو درکنار انگل دو انگل بھی ڈاکٹر اپنے اوزاروں سے کم نہ کر سکے - نہ وہ ڈاکٹروں کی چیر پھاڑ سے ڈرا - نہ طاعون زدہ اسباب پھونکنے سے - جدھر رُخ کیا ہزاروں کا صفایا کر دیا - اور ایسے ایسے روپ میں درشن دئیے کہ آجتک ڈاکٹروں کی سمجھ کے بیچوں بیچ ہی نہ آیا کہ یہ ہے کیا بلا - بال کی کھال نکالنے والے ڈاکٹروں نے طاعونی اوبھار (گلٹی) میں سے کیڑے تک نکال لئے مگر ان کیڑوں کے اندر سے کچھ نہ نکال سکے - آسمان میں - زمین میں - خشک میں تر میں کہاں نہیں - خوردبین سب کچھ لگا کے دیکھا مگر یہ پتہ نہ چلا کہ ان کیڑوں کے اندر کیا بلا ہے - جو آدمی کو فوراً ہی مضمحل کر دیتی ہے -

میونسپلٹی نے جب یہ دیکھا کہ طاعون ہتھکنڈوں سے ڈاکٹر عاجز آ گئے - اسکی روک تھام سے اسکا نیست و نابود ہونا تو درکنار انکے توڑے اسکا زور بھی نہ ٹوٹا تو لاچار ہو کر اسنے بیفائدہ صرفہ سے ہاتھ روک لیا - اور وہ طاعونی گرانٹ بس ایسی گھبرائی کہ اسنے طاعونی محکمہ کو ہی بادلٹ پلٹ کر دیا جو ڈاکٹر کہ طاعون زدوں پر ہاتھ صاف کر رہے تھے اسنے انکا ہی صفایا کرنا شروع کر دیا طاعونی ہوٹل (ناموسی) بالکل ختم

جنگی صرفہ کی کمی کا مژدہ

ہوا خواہان انگلش اور رعایائے انگلستان کو جنگ ٹرانسوال کے خرچ سے بہت پریشانی حاصل ہوئی - جو سنتا ہے دل بیٹھ کے بیٹھ جاتا ہے کہ ہائے ہماری گورنمنٹ کی عزیز دولت یوں برباد ہو رہی ہے - برسوں کے جمع کئے ہوئے خزانے یوں بے تحاشا خالی ہوئے چلے جاتے ہیں - عرصہ دراز سے یہ سلسلہ جاری ہے ع

دل چلا جان چلی دونوں یہاں سے کھسکے ہو والا معاملہ ہو رہا ہے - فوجی جوان الگ بوئروں کی بھینٹ چڑھے جاتے ہیں - اور دولت الگ خاک میں ملی جاتی ہے - آدمی ایک مصیبت کا رونا ہو تو رو کر دل کی بھڑاس نکال لے - صورش عم پر آنسو بہا کے جگر ٹھنڈا کر لے مگر جنگ ٹرانسوال اذیت نئے صدمے پہونچاتی رہتی ہے - بڑے شکر کا مقام ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے صدموں کو مٹانے اور رعایائے انگلستان کی تسلی کے لئے مسٹر براڈرک نے اتنا تو اسپیچ میں یہ مژدہ بھی سنا ڈالا کہ حال میں جو جنگ ٹرانسوال کے متعلق خبریں آ رہی ہیں - اگر دو تین مہینے تک ایسی ہی آتی چلی گئیں تو یقین کامل ہے کہ ۹ مہینے کے اندر ہی اندر مصارف جنگ میں معقول تخفیف ہو جائیگی - کیونکہ جس قدر فوج اب وہاں موجود ہے اسکا چوتھائی حصہ وہاں رکھا جائیگا باقی سب بلا لیجائیگی - مسٹر براڈرک نے یہ مژدہ بطور پیشین گوئی کے سنا تو دیا لیکن یہ ساتھ ہی یہ اڑنگہ بھی لگا دیا - کہ اگر ایسی ہی خبریں برابر آتی رہیں تو ۹ مہینے میں تخفیف ہو سکتی ہے - اس زبانی خوشخبری سے کیا ہوتا ہے - اس مژدہ سنانے کے بدلے انہیں کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے تھا کہ ہمیشہ فتح کی خبریں ہی آتی رہیں - ایسا نہ ہو کہ آجکل لارڈ کچنر بہادر کے سر الزام تھوپ دیں کہ ان کیا سو

عینک بھی جنگی اوزار ہو گئی

جنگ ٹرانسوال سے یہ ایک نیا تجربہ حاصل ہوا کہ فوج کے لئے عینک بھی ضروری آلہ ہے - غالباً اسکی ضرورت بہروپئے ڈچوں کے دھوکوں نے ثابت کر دی ہوگی - کہیں وردیاں بدل بدل کے انہوں نے انگریزی فوج کو دھوکا دیدیا - یا تو گرد و غبار کی وجہ سے ہماری فوج کی تیز نگاہی نے کام نہیں دیا یا آفتاب کی چمک سے آنکھیں چوندھیا گئیں جسکی وجہ سے اصلی اور نقلی رنگ کی تمیز نہ ہو سکی - یا یہ کہ چہرے مہرے کی شناخت نہ ہو سکی - اپنی سی وردی دیکھکے یہی سمجھ لیا کہ اپنی ہی فوج ہے - غرض کوئی نہ کوئی ایسی ہی خرابی واقع ہوئی ہوگی جسکی وجہ سے فوج کو عینک کی درخواست کرنی پڑی - محکمہ جنگ نے پہلے اسکی نسبت چون و چرا کی - اوسنے سوچا ہوگا کہ عینک لگانا جنٹلمینی کی نشانی ہے - اور فوج میں جب یہ مادہ پیدا ہو گیا تو لڑیگی کیا خاک - علاوہ ازیں عینک لگانے سے مطابق ع مانند ہے کو اندھیر میں بڑی دور کی سوجھی ہے دور دور کی سوجھنے لگی - اور ایک یہ بھی خرابی ہے کہ انگریزی فوج اور حریف کی فوج کی آنکھوں میں پردہ حائل ہو جائیگا ایسا نہ ہو کہ اپنی فوج جھینپ جائے - اور اسکی ہوشیاری پر پردہ پڑ جائے -

غرض ایسے ہی ایسے خیالات سے عینک چڑھانیکی درخواست منظور کرنے میں محکمہ جنگ کو تامل تھا مگر جب فوج کا اصرار ہوا تو اوسنے منظوری دیدی کہ آجتک عینک بھی چڑھا لیجائے تاکہ فتح کرنے میں کوئی عذر نہ رہ جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی شرط لگا دی کہ بھرتی کے وقت سپاہی کی نگاہ کا جس طرح امتحان ہوتا ہے یہ قائم رہیگا - یہ نہو کہ عینک کے بھروسے پر کوئی بھرتی ہو جائے اور اندھے کی لکڑی کی طرح حریف پر گر پڑے

ہندی خزانہ پر آفت

کانگریس کے ممبروں نے تو گورنمنٹ سے یہ درخواست کی تھی کہ ہندوستان میں جو اسقدر گورہ فوج رکھی ہے اسکی کیا ضرورت ہے۔ اسکی وجہ سے ہندی خزانہ پر بہت بار پڑگیا ہے۔ کیونکہ گورہ سپاہی کو ایک ایک کے بدلے چند چار دئے جاتے ہیں۔ اگر گورہ فوج کو موقوف کردیا جائے تو اسکی چوتھائی تنخواہ میں اسی تعداد کی دیسی فوج بھرتی ہوسکتی ہے۔ اگر گورنمنٹ یہی چاہتی ہے کہ فوج زیادہ رہے تو یہ ترکیب کرے تاکہ ہندی خزانہ میں کچھ تو بچت ہوتی۔ ہمیں اس درخواست کے معاوضہ میں وزیر ہند صاحب بہادر نے ایسی کارروائی کی کہ کانگریس والے بھی کلیجہ پکڑ کے بیٹھ جائیں گے اور ہندی مانس بھی کف افسوس ملیں گے۔ مثل مشہور ہے کہ..... بانٹ ریوڑی اپنے ہی اپنوں کو دے۔ وزیر ہند صاحب کی نگاہ میں ہندی خزانہ بھی کھٹکنے لگا۔ جو یہ سرکلر جاری کردیا کہ ولایت کی فوج کے پنشن یافتوں کی جگہ جو ہند سے گورہ سپاہی بلا کے بھرتی کیے جاتے ہیں اونکو تنخواہیں یہاں زیادہ دینی پڑتی ہیں۔ لہذا آیندہ سے اُن سپاہیوں کی نصف تنخواہ ہندی خزانہ سے ادا کیجائیگی۔

واہ واہ واہ وزیر ہند صاحب! اچھے ہندوستان کے ہمدرد نکلے۔ یہ مانا کہ ہیں تو وہ بھی ولایتی جو کچھ سوچینگے اپنے انگلستان ہی کے فائدے کی سوچیں گے لیکن ایسا بھی کیا اندھیر ہے۔ وہ ہند کی وزارت کیلئے بیٹھے ہیں۔ اسکا ذرا تو لحاظ کریں۔ جب بڑھی ہاتھوں ہند کا خزانہ لٹائیں گے تو غریب ہندیوں کی کیا گت بنیگی۔ گورنمنٹ ہند جب دیکھیگی کہ خزانہ خالی ہوتا چلا تو وہ رعایا ہند کی جیب

پولیٹیکل اضافہ

بیٹھے بٹھائے کوڑھ میں کھاج والی مثل ہوگئی۔ گورنمنٹ کو جنگ ٹرانسوال کا عمدہ نتیجہ دیکھنے کے بجائے اس وقت تو یہ دیکھنا پڑا کہ تمام ولایتی فوج ترقی تنخواہ کے لئے اڑ بیٹھی۔ واہ کیا قومی ہمدردی اور گورنمنٹ کی خیرخواہی ہے۔ اتنا بھی صبر نہ ہوا کہ ٹرانسوال کی فتح تو ہو جاتی۔ اور اس فتح سے کوئی مالی فائدہ ہوتا یا نہ ہوتا ٹرانسوال کی زمین خزانے اوگلتی یا نہ اوگلتی آسمان سے ہن برساتا یا نہ برساتا۔ تنخواہ میں اضافہ کرالیا جاتا۔ گوکہ تمام فوج اسکی مستحق نہ ہوتی مگر ضیر قومی حمیت کا دباؤ ڈالکر کرایا جاتا۔ ٹرانسوال فتح کے صلے میں کرایا جاتا قومی حقوق یا آیندہ موجودہ جنگ سے زیادہ جان نثاری کا یقین دلاکر کرایا جاتا۔ بہرحال کرانے کی کئی صورتیں تھیں۔ کسی صورت سے گورنمنٹ اضافہ کرنا منظور کرتی مگر نہایت خوشی سے کرتی۔ گو تو اسنے اب دیا۔ لیکن دلمیں یہ خیال ضرور گذرا ہوگا کہ ایسے وقت میں اضافہ کی درخواست کی گئی جبکہ ایک طرف کے دباؤ کی بو پہونچتی ہے۔ اور وہ دباؤ احسانات کا کہ یا تو ہماری تنخواہ میں اضافہ کیا جائے نہیں تو پھر کہاں کی شجاعت کا جھنڈا بلانا۔ گورنمنٹ چاہے جس سے ٹرانسوال فتح کرالے۔ ہمارا تو سلام ہے۔ گوکہ فوج کی نیت ایسی نہ ہو۔ مگر شک تو گذر سکتا ہے اور اگر بوجھ عالی حوصلگی اور نیک نیتی سے گورنمنٹ اپنے دلمیں یہ شک نہ گذرنے دے مگر یہ خیال تو ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنی پڑی ہوئی ہے۔ سپاہی کی روزانہ تنخواہ میں ایک شلنگ کا اضافہ کچھ کم اضافہ نہیں کئی لاکھ روپیے سالانہ کا خرچ بڑھ جائیگا

گھٹیا اسامی چھوڑتے ہیں

بوئروں کی بدمعاشی تو دیکھئے کہ ہمارے بہادر سپاہیوں کو جو گرفتار کرلیجاتے ہیں انکو رکھ سکنے کی تو انمیں طاقت نہیں لہذا چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ روٹی کپڑا خود اونکی ذات کے لئے نہیں۔ پھر دوسروں کو وہ کہاں سے دے سکتے ہیں۔ لیکن اس رہائی میں بھی وہ بدمعاشی کرتے ہیں کہ اچھے اچھے دانے چھانٹ لیتے ہیں اور مریل سڑیل دبلے پتلے نکال پھینکتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو سپاہی دوبارہ حملے کی طاقت نہیں رکھتے اونکو رکھکے بھی کیا کرنا ہے۔ کیونکہ وہ تو یہاں سے نکلتے ہی یہ دھندہ شروع کردیں گے۔ اب کھائی تو کھائی اب کہاں دن تو رام نہاتی اور جنکو وہ موٹا تازہ دیکھتے ہیں انہیں پہاس رکھتے ہیں تاکہ یہاں سے نکلکے وہ اس گستاخی کا مزہ نہ چکھادیں۔

چنانچہ لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ مقام کلارکسڈراپ کے قریب بوئروں نے ۱۵۰ سپاہی اور سولہ افسر جو گرفتار کرلئے انمیں سے صرف ۲۶ کو رکھ لیا باقی سبکو فارغ خطی کرنا۔ کرنل اینڈرسن جو اس فوج کے اعلی افسر تھے اونکو بھی پہاس رکھا ہے کیونکہ وہی تو تمام قیدیوں کی جان ہیں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا معاملہ ہے۔ ہمارے اعلی افسر زیادہ گرفتار ہوجاتے ہیں۔ اور اونکے بعض پھنس کے بھی نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں انکو تو پرزیڈنٹ سٹاین و سیل بڑی بڑی نامی افسر ہمارے گھیر میں پھنسگئے تھے اور ایسے پھنسے تھے کہ بظاہر نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی مگر صبح ہوتے

بزدلون سے مارے گئے

ٹرانسوال کی جنگ کے واقعات سُن سُن کر اب تو ہمارے دل و جگر بلکہ ہر ہر عضو بدن سے یہی بددعا نکلتی ہے کہ خدا بوئرون کو جلد غارت کرے۔ اسی ہفتہ مین نہین تو اسی مہینہ مین ضرور اونکا کھوج دنیا سے مٹا دے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا ہونز کے مصداق ہونے پر بھی ظالمون نے ہماری بہادر فوج کا ناک مین دم کر رکھا ہے۔ کسی پہلو کسی کروٹ چین ہی نہین لینے دیتے۔ نہ انگریزی قواعد کے مطابق لڑتے ہین۔ اور نہ اطاعت قبول کر لیتے ہین۔ حملہ بھی کرتے ہین تو اسطرح کہ کہین خندق سے کہین نکلے۔ بقول شخصے دکھایا کہین مارا کہین۔ حملہ کا رُخ باندھا شرق کیجانب تو جھاپہ مارا مغرب کیجانب۔ حیران ہیں وہ ہر کہو ان اور دھوکون سے تو ہماری بہادر فوج ذرا بھی پریشان نہین ہوتی کیونکہ خدا کے فضل سے اسقدر کام آ جانے پر بھی تعداد مین کچھ ایسی کمی نہین آئی کہ جسسے وہ بددل ہو۔ مشرق کیا مغرب کیا جنوب کیا شمال کیا۔ ٹرانسوال کا کوئی گوشہ ہماری فوج سے خالی نہین۔ اور جہان ہے وہ سیکڑون سے نہین ہزارون سے ہے۔ تعداد مین اگر ڈچون کا مقابلہ کیا جائے تو ایک کونہ کی فوج سے بھی برابر نہ نکلین گے۔ بقول روٹر زیادہ سے زیادہ ۲۰ ہزار رہ گئے ہین۔ اور ہماری جرار فوج کی تعداد اب بھی کم سے کم ڈیڑھ لاکھ ہے۔ بوئر تو کیا اون کے آسپاس کی کسی سلطنت کی بھی مجال نہین جو تعداد مین ہماری فوج سے مقابلہ کر سکے۔

اگر انگریزی فوج کے کارنامون اور جنگی کرتبون کے خیال سے اندازہ لگایا جاوے تو تمام فوج

ایکدن کا بھی ناشتہ نہین

لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہماری فوج جب تعاقب کرتی ہے تو وہ آرسے ترچھے ہو جاتے ہین۔ جب حق سے او تر نہین سکتے تو ناچار ہماری فوج کو اوگل دینا پڑتا ہے۔ مگر وہ سیدھی طرح جنگ کرین تو ایک ہی روز مین ہماری فوج بالکے ترچھے ڈچون کو سیدھا کر دے۔ انگریزی فوج جنگ سے نہین ہٹتی۔ اور ان کے بے ڈھنگے پن سے پریشان ہوتی ہے۔ اور اسیوجہ سے مار بھی کھا جاتی ہے۔ مقام کالا کسنڈر اپ کے قریب جو بوئرون نے ہماری فوج کو اسقدر سخت نقصان پہنچایا کہ سیکڑون کو عدم آباد مین بھیجدیا اور سیکڑون کو ارٹنگ مین پھانس لیا۔ اسکی وجہ کیا تھی۔ یہی اونکا بے ڈھنگا پن۔ یعنی دو مرتبہ شکست کھانے پر بھی حملہ کر بیٹھے۔ ہماری فوج نے تو یہ سمجھکر اونکو رستا چھوڑ دیا تھا کہ اگر پھر جان پڑ گئی تو اپنے بال بچون کو جا سنبھالین گے اور پھر کبھی ہمارے مقابلہ کا نام نہ لین گے۔ اور راہ ان نالکا روش لے یہ غضب کیا کہ اپنے آپ مین تازہ جان پھر بھی نہ پڑنے دی۔ اور اسی حالت سے چوٹ کر بیٹھے۔ چنانچہ اردو اخبار اس جنگ کے متعلق رپورٹ کرتے ہین کہ ایک فوجی دستہ کو مع اعلی افسر کے جو بوئرون نے گرفتار کر لیا ہے اوسمین ۱۵ افسر ہین اور ۴۰۰ سپاہی۔ وہ تیوہی کسی دوسرے مقام کیطرف دھکیلے گئے ہین۔ اسی سلسلہ مین اونکا گذر مقام کرائین پر ہوا۔ وہان سے اونکے ہمراہ کوئی جاسوس خفیہ طور پر ملا۔ اور کرنل صاحب سے وہ ملنا چاہا۔ دریافت کیا کہ تمہاری گرفتاری کی حقیقت کیا ہے۔ انگریزی افسر نے [illegible]

جگر کا ہی کی بھی تقدیر بنائی نہین جاتی

ڈچون کے بیٹے ٹکنے پن سے ہوائی ہوائی فتح خاک مین مل گئی۔ ہماری فوج جان توڑ حملے سے دشمنون کو دور دفعہ منہ کی کھائی۔ مگر خندق کی طرح منہ کھول پھر اوندھون نے منہ مارا اور ایسا کہ سب مارا کر سب کو ہڑپ کر گئے۔ ہمارا خیال تو یہ سمجھیا تھا کہ انکو دو دفعہ شکست دیدی ہے۔ اب تو انکی ہمت کا دم شکستہ ہو گیا ہوگا۔ لیکن اسکی خبر نہ تھی کہ ایک داؤن دو داؤن تیسرا داؤن خدائی داؤن۔ قسمت آزمائی کے لئے فوج تیسرا حملہ بھی کر بیٹھین گے۔ ہمارا فوجی دستہ تو خراماں خراماں فتح کی خوشی مناتا ہوا اور گورنمنٹ جلانیہ کی جے بولتا ہوا واپس ہو رہا تھا کہ مزے چھپے ڈچون نے گھیر گھار کر لی۔ اور آفت ناگہانی بنکر ٹوٹ پڑے۔ اور گولیون کی باڑہ مارنی شروع کر دی۔ فوج تو فوج کمبختون نے باربرداری کے چھکڑون کو بھی گھیر لیا۔ اگر وہ ہی نکل جاتے تو پھر اپنی فوج کا نکل جانا کیا بڑی بات تھی۔ ایک تو ڈچون کو چھپ جانے کا رستہ مل جاتا۔ دوسرے یہ کہ یہ خیال چھکڑون کے پیچھے دوڑنے پر مجبور کر دیتا کہ جہان سامان سفر وہین مسافر۔ چھکڑون کے گھیر جانے سے فوج کے ہاتھ پاؤن بھی ڈھیلے پڑ گئے۔ ڈچون کی تعداد ۱۲ اور ۱۴ سو کے درمیان تھی۔ اور غضب یہ کہ بڑے بڑے افسر بھی شریک تھے ڈیلیری۔ کیپ جیبنس۔ بلیر۔ وراس تو دو مارنی پائلیٹر۔ اگر تمام مجرم بھی افسر تحصیل کا سہارا لیکر موجود تھے۔ چارون طرف سے یہ یکجہتی جانی ٹریباتی کے نعرے مارتے تھے۔ غرضکہ ان بکریون نے ہماری فوج کے ہاتھ پاؤن پھلادئے کہ پھر بیچارے کچھ مقابلہ کیا نہ کر سکے۔ ہر چند کہ وہ بہادر فوج کے جوان تھے مگر [illegible]

گھوڑوں کے گدھے پن سے کام بگڑا

لارڈ کچنر بہادر کی تجربہ کاری پر بٹہ لگایا جاتا ہے کہ ذرا سے بوئر اب تک قابو میں نہ آسکے۔ اور انکی قواعد دانی پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ دس بارہ ہزار فوج کی جمعیت کو ڈیڑھ لاکھ فوج کی ریل پیل نہیں توڑ سکتی۔ یہ حملے سراسر بیجا ہیں۔ لارڈ کچنر بہادر نے فتح نہ ہونیکے عقدہ کو اچھی طرح حل کر دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ بہادر کا اسمیں کچھ قصور نہیں۔ زیادہ تر وہاں گھوڑ چڑھی فوج کا کام پڑتا ہے۔ اور گھوڑوں کا یہ حال ہے کہ دم کہیں منہ کہیں۔ اگلے پاؤں بوئروں کے لشکر کی طرف تو پچھلے اپنے تھان کی طرف۔ تنگ تنگ کرتے سواروں کی زبان لگام ہی جاتی ہے۔ اور وہ ٹھیک کام ہی نہیں دیتے۔ حال میں گھوڑوں کی روانگی کے متعلق ایک بلو بک شایع کی گئی ہے۔ یعنے نیلی رنگ میں محکمہ اسپان کی شکایت کی ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرنے میں سرخروئی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۹۰۱ء کے شروع میں گھوڑوں کی بہت مانگ تھی مگر مسٹر براڈرک پوری پوری کھیپیں نہ روانہ کر سکے۔ انہوں نے لارڈ رابرٹس کو بذریعہ تار یہ اطلاع دی کہ لارڈ کچنر جسقدر عجلت کیساتھ گھوڑوں کی فرمائشیں بھیج رہے ہیں انکے اندازہ سو ساڑھے ۳ لاکھ روپئے ماہوار کا خرچ ہے۔ اور لارڈ کچنر بہادر کو یہ لکھا کہ ہر مہینے آپ دس بارہ ہزار گھوڑوں کی فرمائش بھیجتے ہیں میں بھیج تو دوں مگر اسلئے نہیں بھیج سکتا۔ کہ آپ دس بارہ ہی روز میں انکو ہنکا نکلوا دیتے ہیں۔ ایک مہینہ بھی نہیں نکالتے۔ آخر گھوڑے بھی بے زبان ہیں۔ علاوہ اسکے اتنے آئیں کہاں سے اسکے بعد لکھا ہے کہ لارڈ کچنر بہادر نے بذریعہ تار مسٹر براڈرک کو

موٹے تیلی کا خیال

تو کیا کرو۔ جو گھوڑے روانہ کئے جاتے ہیں وہ سب بے ڈھنگے نکلتے ہیں۔ بقول شخصے اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ نہ گھوڑوں کی ٹانگیں مضبوط ہوتی ہیں نہ جسم سڈول ہوتا ہے نہ گردن تیار ہوتی ہے نہ اشارہ سمجھنے کا مادہ ہوتا ہے۔ نہ حریف کی خوشبو پر لپکنے کی عادت ہوتی ہے۔ غرض وہ ہر طرح ناقابل ہوتے ہیں۔ غرض گھوڑوں کے شکایت نامہ میں سوائے اسکے کچھ نہیں کہ گھوڑوں کی بیہودگی اور ناقابلیت سے اب تک حسب خواہش فتح ظہور میں نہ آسکی اسکے شایع ہونیسے محکمہ جنگ کے اعلی افسر مسٹر براڈرک کو بھی جوش آگیا۔ انہوں نے ہوس آف کامنز میں صاف کہدیا کہ اصطبل کی بلا بندر کے سر۔ بقول شخصے ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ یوں تو میں لارڈ کچنر کی شکایت کے جواب میں شوق سے یہ کہنے کو تیار ہوں ع مہربان آپکی خفت مرے سر آنکھوں پر۔ لیکن خود ہی تو گورنمنٹ غور کرے کہ یہ شکایت کہاں تک صحیح ہے۔ لارڈ کچنر نے یہ کہا تھا کہ ہر مہینے ہمکو دس ہزار گھوڑے بھیج دیا کرو اور بس۔ زیادہ ہم نہیں مانگیں گے۔ لیکن محکمہ اسپان نے اپنی کوشش اور ہمدردی سے اسقدر گھوڑے فراہم کر ڈالے کہ بجائے دس ہزار کے جنوری میں ۱۶ ہزار بھیجے اور فروری میں ساڑھے ۱۴ ہزار۔ مارچ میں ساڑھے تیرہ ہزار کی کھیپ تیار ہو رہی ہے۔ اسپر بھی لارڈ کچنر بہادر یہی کہے جاتے ہیں کہ فتح ہو تو کیسے ہو۔ ضرورت کیموافق گھوڑے ہی نہیں آتے۔ فرمائشی تعداد پوری نہیں ہوتی انکی خواہش تو یہ ہے کہ سوائے انکے میدان جنگ کے دنیا بھر میں کہیں گھوڑا نظر نہ آئے

ہمّت ٹوٹکر جُڑ گئی

بوئروں کے بے تکے پن اور بڑے دن کے بعد چند دل دکھانے والے واقعات سے ہماری بہادر فوج ذرا شکستہ دل ہوگئی تھی۔ کیسا ہی کیسا ہی بہادر ہو مگر لگاتار جنگ سے وہ اکتا ہی جاتا ہے گو کہ وہ اپنے حریفوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹتا ہی رہے لیکن تابکے۔ کاٹتے ہی کاٹتے اسکا دل اکتا جائیگا۔ بازو شل ہو جائیں گے۔ اور لاچار اوسکو حریفوں کی ریل پیل سے پناہ مانگ کر پیچھا چھڑانا پڑے۔ علی ہذا القیاس ہماری بہادر فوج بھی اکتا کر شکستہ دل ہو گئی تو عجب نہیں۔ کیونکہ اسکے مقابلہ میں ڈچوں کی تعداد تو ایسی ہے کہ وہ یاجوج ماجوج کی طرح ابلتے ہی چلے آتے ہیں اور بچتے ہوں کہ کاٹے جاؤ کہاں تک۔ جسکی وجہ سے ہماری فوج کے بازو شل ہو گئے ہوں پھر ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ڈچ بے تکے پن سے لڑتے ہیں۔ دھوکے دیکر چھاپے مار جاتے ہیں بالخصوص کلارکسڈراپ کے واقعہ نے فوجکو بالکل گھبرا دیا مگر اب لارڈ کچنر بہادر فرماتے ہیں کہ مقام وولکرسٹ پر ڈچوں کو بڑی بھاری شکست ہوئی۔ ۵۰ تو بالکل ہی مار ڈالے گئے۔ اور ۵۹ پکڑ لئے گئے۔ اور ہماری طرف ۱۰ سپاہی زخمی ہو گئے۔ اور ایک ہی افسر مارا گیا۔ اس فتح سے ہماری بہادر فوج کی ٹوٹی ہمت جڑ گئی۔ اور جو حملے وہ بالا ہو گئے بس اب کیا ہے اب تو فوج کی ہمت بندھ گئی۔ اور پہلا سا جوش پیدا ہو گیا۔ اب تو وہ اونا نہ کریگی لڑیگی۔ موذی ڈچوں نے بہت ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اب انکی تمام وحشت ناک کے رستے جھاڑ دیجائیگی جیسی فتح کہ حال میں نصیب ہوئی اگر دو چار اور ہو جائیں تو پھر بوئروں کا بالکل صفایا ہو جائیگا

معرکہ آرائی

چندہ حجاز ریلوے

اہل ہند خصوصاً بمبئی والے اسلامی امور میں حصہ لینے سے جسقدر جان چراتے ہیں - وہ محتاج بیان نہیں لیکن سو بہر کا بچہ ہمت بلند گردد * اگر خارے بود گلدستہ گردد * ممبران کوکنی کلب نے حجاز ریلوے کی امداد کیلئے بمبئی کے کوکنیوں سے چندہ وصول کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا - اور پہلے پہل لوگوں کی سرد مہری نے اونکی کمر ہمت توڑ دی تھی، مگر اون کی انتھک کوششوں نے آخر نتیجہ بہتر ہی دکھایا - چنانچہ حسب تفصیل ذیل دو ہزار پانچ روپے گیارہ آنے وصول ہوکر بمبئی بنک میں جمع ہیں - اور انشاء اللہ عنقریب حجاز ریلوے کمیشن کے نام روانہ کئے جاوینگے - امید ہے کہ دیگر حضرات بھی اس کار خیر میں شریک ہوکر مستحق ثواب آخرت ہونگے۔

ممبران کوکنی کلب	[illegible]
اہالیان محلہ جدید قاضی	[illegible]
اہالیان موضع دانولی	[illegible]
اہالیان تلوجہ	[illegible]
اہالیان دارو واڑی (دوکان)	[illegible]
دیگر اندباشندگان کلیان	[illegible]
جملہ	[illegible]

مرزا [illegible]

خیرخواہ اسلام

ازبمبئی

سانچ کو آنچ نہیں

شروع نومبر کا ذکر ہے کہ مقام لکھنیا ضلع مونگیر کے ایک باغ میں ایک عورت کی لاش پائی گئی - جو اوسی موضع کی کہارن تھی - سارا کپڑا خون سے آلودہ مگر جسم پر کہیں نام کو بھی خراش نہیں - چوکیدار نے تھانہ میں خبر دی پولیس دھم سے آدھمکی - لاش سیدھی بیگوسرائے سب ڈویژن کے ڈاکٹرخانہ میں بھیجی گئی - ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی کہ اسقاط حمل سے اسکی جان گئی ہے - پھر کیا تھا ادھر تحقیقات شروع ہو گئی - مرنیوالی کی ماں اور بہنوں نے اظہار دیا کہ سال بھر سے اسکا شوہر یہاں نہیں آیا - لیکن یہ تھوڑے دنوں سے چودھری مولوی قمرالحق صاحب کے یہاں جعفر مستری کیساتھ کام کرتی تھی بخوبی ممکن ہے کہ اوسی مستری یا کسی دوسرے آدمی سے آشنائی ہو - پانچ مہینے کا حمل بھی تھا - قیاس غالب ہے کہ اوس کے آشنا نے افشائے راز کے خیال سے اوسکا حمل گرا دیا ہو جس کے صدمے سے اوسکی جان پہ آبنی - اس بیان پر پولیس اوچھل پڑی - گویا کہ سونے کی چڑیا ہاتھ لگی - چودھری صاحب کا نام آتے ہی منھ میں پانی بھر آیا - پہلے تو اونکے مکان کی تلاشی لی گئی - مگر کہیں نہ خون کا کوئی قطرہ تھا نہ اوس عورت کا کوئی کپڑا یا کوئی اور چیز ملی - اسپر بھی رپورٹ میں پولیس نے لکھ ہی مارا کہ اس مقدمہ میں چودھری قمرالحق اور انکے دو مصاحب حشمت علی اور مظہر علی کی بھی سازش معلوم ہوتی ہے - مجسٹریٹ نے تینوں آدمیوں کو بحیثیت مدعا علیہ احضار نامہ جاری کرنے کیلئے سمن جاری کر دیا - ۵ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کو مقام بربار پور میں جہاں مجسٹریٹ صاحب کا خیمہ تھا مقدمہ کی پیشی ہوئی - مولوی قمرالحق صاحب کی طرف سے علاوہ وکلاء کے مسٹر حسن امام بیرسٹر ایٹ لا بھی موجود تھے - آخر وقت مقدمہ شروع ہوا - مجسٹریٹ نے مدعیوں کی غیر حاضری میں مولوی قمرالحق صاحب کا بحیثیت گواہ کے اظہار حلفی لینا شروع کیا - مجسٹریٹ صاحب دنادن سوال کرتے ہیں اور مولویصاحب جواب دیئے جاتے ہیں - آخر ہمارے ذہین کونسلی سے یہ بے ضابطگی نہ دیکھی گئی - مجسٹریٹ کو ٹوک ہی دیا کہ عدالت اسوقت غلطی کر رہی ہے - یہ طلب تو کئے گئے ہیں بحیثیت مدعا علیہ اور جرح ہو رہی ہے بحیثیت گواہ کے - مجسٹریٹ صاحب ذرا سٹ پٹائے - اور لگے پیشکار پر غصہ اوتارنے - وہ بھی ایک ہی اوستاد جھٹ آرڈر شیٹ دکھا دیا کہ "قمرالحق بحیثیت مدعا علیہ کے طلب کیا جائے" تب تو مجسٹریٹ صاحب بوکھلا گئے - بہت دیر تک سوچ میں رہے آخر ۱۱ فروری تاریخ انفصال مقدمہ کی سنائی اور مولویصاحب ڈھائی سو کی ضمانت پیچھے چھوٹے - ۱۱ کو مقدمہ پیش ہوا - اور تینوں آدمی ناکردہ گناہ چھوٹ گئے - پھر مولویصاحب کی خوشیوں کا کیا پوچھنا خوب خوب دعوتیں ہوئیں اور گلچھرے اوڑے - یہ تو خبر تھی - اب یہ جانب کا رمارک یہ ہے کہ بھلے مانسوں کو بری صحبتوں سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے جو اسکا خیال نہیں کرتے وہ آٹے کے ساتھ گھن ہوکر پس جاتے ہیں -

اچھا گڑھ باقی

شاکر باروی

تعلیم مدارس بمبئی

اسمیں تو کچھ شبہ نہیں کہ جناب انسپکٹر صاحب میونسپل مدارس بمبئی نے ہم مسلمانوں کے سر پر اتنا مدارس کے احسانات کے چھپر کے چھپر رکھ دئے ہیں کہ قیامت تک اگر ادا چاہیں کر دیں۔ پھر بھی ہم ایسے گراں مند ہیں کہ انکا شکریہ سے سبکدوش ہوں۔ انجناب ایک روز اسی خیال میں ڈوبے ہوئے تھے کہ دفعۃً حضرت مقسم اخبار ابر رحمت کیطرح نازل اور ایک پرچہ سلطان الاخبار کا تھما کر چلتے ہوئے [illegible] تاروں کی خبروں کے بعد جو ورق الٹا گیا۔ تو دیکھا حضرت اڈیٹر نے اسی مدرسہ کے متعلق تعلیم قرآن پر ایک بحث طولانی متضمن تقاریر مختلف اشخاص بڑے زور شور سے لکھی ہے اور اس بات کی بھی خوشخبری سنائی کہ حضرت معین الدین صاحب انسپکٹر مدارس بمبئی کی قابل قدر کوششوں سے تعلیم قرآن مجید کی بابت کمیٹی نے بعد خیال [illegible] جنہیں بالاتفاق منظور کیا اور ساتھ ہی تعلیم مذکور کو جاری کرنے کا حکم بھی نافذ کیا گیا۔ واللہ اس مژدہ کو سنکر ہماری جانب کی تو باچھیں کھل گئیں۔ خوشی کے مارے پھول کے کپا ہو گئے۔ ساتھ ہی کچھ یونہی سا خیال بھی گذرا کہ کاش اسی [illegible] حضرت موصوف لمعید نے (الا اتحاد [illegible]) تمام [illegible] پر نظر رکھ کر تعلیم صنعت و حرفت کی بھی سلسلہ [illegible] کردی ہوتی کیا ہی اچھا ہو۔ دیکھئے زمانہ کیسا نازک ہے بڑے بڑے فاضل بڑے بڑے انگریزی دان افلاس و ادبار میں گھرے ہوئے دانستہ [illegible] جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں ع کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو۔ ایسی حالت میں خیر خواہان [illegible] کا فرض ہے کہ کوئی ایسی ترکیب بہبودی [illegible] تجویز کی جائے کہ جس کے ذریعہ سے آئندہ کچھ ترقی کی امید ہو سکتی ہو۔ بالفعل غربا کے لئے یہی کافی ہے کہ تعلیم علوم کیساتھ حرفت و صنعت کیطرف انہیں مائل کیا جائے۔ ہمیں یہ سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی کہ مدرسہ صبیان کی ایک نوجوان تعلیم یافتہ لڑکی جو کسی وقت میں دو دو روٹیوں کو ترستی تھی اب خدا کے فضل سے گھر میں بیٹھے بیٹھے اہل و عیال کی پرورش کر رہی ہے۔ اور عموماً کل مسلمانان ہند کو اس خوشی پر اظہار مسرت کرنا چاہئے اور ساتھ ہی ننھے ننھے بچوں کو حرفت و صنعت سکھلانا ایک فرض منصبی سمجھنا چاہئے۔ اور پھر خصوصاً بانیان و مہتممان مدارس کو ضروری ہے کہ اس طرف توجہ فرمائیں اور دل و جان سے سعی فرما کر بمصداق ان اللہ لا یضیع اجر المومنین خدا کی عنایات کرام کے مستحق ہوں۔ پھر اس کے فوائد و نتائج کی نظیر پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ سرکار انگلشیہ کے قیدی بچوں کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کس جرم میں گرفتار ہوتے ہیں اور پھر وہاں حضرت سرکار عالیہ کی عنایات سے کیسی کیسی صنعتیں سیکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسی کی بدولت خود کماتے ہیں اور دوسروں کو کھلاتے ہیں ماوشما سے زیادہ فارغ البالی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ابو المجید محمد یوسف صاحب

بوڑھے منہ مہاسے بچے چلے تماشے

ہر شخص موقع و محل [illegible] سکانے والا [illegible] ایک مشہور مصرعہ ہے جسکو بات بھی بے وقت یا بے موقع ہو بُری لگتی اور دلوں میں کھٹکتی ہے۔ جو بہت لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی [illegible] جاڑے میں اگر کوئی تنزیب کا انگرکھا پہن لے یا جیٹھ بیساکھ کی گرمیوں میں کوئی لبادہ اوڑھ لے تو دیکھنے والے کیا کہیں گے یا بچے بوڑھوں کی طرح پکی پکی باتیں کرنے لگیں یا بوڑھے بچے بن جائیں تو پھر کیونکر [illegible] اول تمام کی مثل صادق آئے گی یا نہیں۔ غرض ہر بات ڈھنگ پر اچھی معلوم ہوتی ہے۔

اس موقع پر ایک نقل یاد آئی ایک نانی جی ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی۔ جن کے منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت تھی۔ سر سفید گالا ہو رہا تھا مگر مہندی اور وسمہ کی بدولت بڑھاپا کبھی کا کالے کوے کی جورو تھی۔ دانت کچھ گرچکے [illegible] کی تیاری میں تھے۔ دو چار دانت تار دن سے جکڑے ہوئے تھے [illegible] چپٹے نہیں گردن [illegible] مرغ قبلہ نما تھی۔ مگر وہ کس کسا کر تختہ بنائے ہوئے تھیں۔ کمر ابرو کی طرح گوز پشت تھیں۔ چہرہ پہ جھریاں تھیں۔ گال ڈھلک رہے ہیں۔ جوانی کا غرہ تھا۔ [illegible] ہر طرح لگی سکھ [illegible] گلے میں چمپاکلی۔ کانوں میں [illegible] بالیاں۔ ہاتھوں میں بلور کی چوڑیاں نگ بنسی ہری اور کرمچی۔ پاؤں میں [illegible] چہرے سے اسکا دبا سب ہی کچھ تھا۔ خوش پوشاک بھی تھیں۔ تنگ رنگیلی چھیل چھبیلی کروانت [illegible] سے لغزش ہو کر کم ہوتے چلے جاتے تھے مگر پان کا وہی شوق تھا [illegible] پاندان ساتھ رہتا تھا گلوری کلے میں [illegible] رہتی ہے مسی [illegible] آئینہ سامنے [illegible] جملہ جلیبی کی [illegible] بڑی [illegible] ساری

باجی ہے - تیل پانی سے درست - مڈھیاں جمی ہوئی ہیں - سچوٹی گندھی ہوئی گویا بالشت بھر کی جما ہے - مگر چھلا تال کر تسبیل کی تمیل کی ہے - بالوں کی نر پچھو سبز گرنٹ کا تنگ چست چوڑی دار بنا ہوا پائجامہ ہے کر جکی نہیں لی جا سکتی - گلابی دوپٹہ ہے مگر ہلکا پیازی گلگ ہے - سپہر دو تھمیہ ٹکا ہوا ہے کہربا کا چنا ہوا ہے اور ہنار بست نام ہے - سنگ میں تبی جھوا بڑی ہی کی طرح پڑا ہوا ہے - سر کہا جھکا ہے - گرد نشیبز کا ہے مگر گرا ہوا ہے - گھٹنوں تک لمبا ہے - وہ بھی تو دوپٹہ کہ ہر رنگ ہے گیہوا وار لاہور کا ریشمی ازار بند جس میں گھنگھروں کی چاندی کی زنجیر بندی ہوئی ہے - بہڑے سے گھٹنے سے لٹک رہا ہے - اور اگالدان سامنے دھرا ہے - سلیم شاہی سپاٹ جوتی سونے کا ڈولا لب فرش چمک رہی ہے - با این سن و سال ناچ گانے کا اب بھی شوق ہے - رسی جل گئی مگر بل کہاں جاتا ہے - گر آواز یاری نہیں دیتی - جھوجری پڑگئی ہے مگر پھر بھی تار چڑہاؤ اچھا ہے اور ساز دے سُر نکلا نہیں کہ اللہ کی امان - اللہ جینا رکھے - واہ واہ سبحان اللہ - ماشاء اللہ کہہ کر اور پڑھاوے دے رہے ہیں دو نوچیان البیلی اکھڑ بڑھیا کی ڈھلتی جوانی کا آسرا ہیں - قحط سالی کی بدولت دو تین چھوکریاں اور دہپٹ میں آگئی ہیں - مگر بار رنگروٹ ہیں اون کو چھیل چھلا کر رنگروٹ کر درست کر دیا ہے - سلسلہ تعلیم بھی جاری ہے بڑھیا کی آیندہ زندگی کا سرمایہ ہے - مگر بڑھیا نے حج نہیں کیا بمبئی ہی سے واپس چلی آئی - مگر نوسو چوہے کہا کر بلی حج کو چلی اب بھی اکثر تسبیح کھٹکھٹایا کرتی ہے - تسبیح پھیر ان سر کو گنہریں سے لگے رہیں مار کر کی ہے - نوچیں

کی حرکات و سکنات نشست و برخاست سنگار گھماوٹ - میل ملاپ پر بیدار مغز اوستاد نے زیادہ نگران ہے - آئے گئے تماشبینوں کی کھپا نہیں دی تی - جہاں کسی کو جتے دیکھا فوراً اکھاڑ دیا - نوچیان اوس دن کے بار اس ولدار شیطان کی خالہ سے بیزار رنگ کیے کرتے دہرتے بن نہیں پڑتا بڑھی کی ہاں گو ظاہرا مکروہات دنیوی سے تائب ہو چکی ہیں مگر بے طلب اب بھی جو ملجاوے تو انکار نہیں - چور چوری سے گیا تو کیا ہیرا پھیری سے بھی گیا - اب دو چار ٹرالی کا ہاری کی لگی تھے لگے ہوئے ہیں موجود ہیں مگر تالے - آخر کار جوانی نے جواب دیا - پیری نے آ دبایا - تو اسے جبانی ایک ایک کرکے جواب دے چلے اور پیری و صد عیب کا زمانہ آ ہی گیا - ہر طرح مجبوری ہو گئی مگر - شعر

شغل گر ڈھونڈتے ہو دل کے بہلنے کیلیے
دل میں آ بیٹھو کلیجہ مرا ملنے کیلیے

بڑھی بی نے بہر تفریح دل یہ شغلہ نکالا کر خانہ باغ میں چلی جائیں فرش پر منہہ ہاتھ دہو دہلا - کنگھی چوٹی کر - سیر چمن میں مشغول ہو تیں - آپ ہو تیں - اور یاد ایام جوانی - عالم بیخودی طاری ہوتا دوپٹہ گندے پر پڑا ہوا ہے - آنچل لٹک رہا ہے مگر اون کو اپنی دہن ہے - اتفاقاً کسی شاخ گل سے اون کا آنچل اٹک گیا بس وہیں جہ بڑ ہو کر بیٹھ گئیں اور وہ یہ کہنیچی جاتی نہیں اور سرکتی جاتی نہیں - اوئی تمہیں خدا کی قسم ہمیں تو چہیڑو نہیں ستاؤ تو ہمارا مردہ دیکھو - اجی ہمیں چہوڑ دو - ہائے اللہ میں کیا کروں - کس غضب میں آ گئی - اللہ کی قسم کی دیکھو کوئی دیکھ لیگا - اے ہے کوئی آ نہ جائے اسی طرح کے ناز و ادا اور نخرے ادا او غمزوں سے بڑھیا اپنا دل خوش کرتیں

شبی شعر

باد ایامی کہ در گلشن فغانے داشتم
ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

اسی طرح بڑھیا نے اپنے سیلانی جہوڑے کو مرتے دم تک بحال رکھا -

گلوں سے عشق مانند عنادل ہم بھی کرتے تھے
ہمیں بھی شوق گلشن تھا کبھی ہم بھی کبھی تھے

خیر بیان کا قصہ تو یہاں چھوڑیے اب مطلب کی بات سن لیجیے - جب سے سر سید بچارے دنیا سے سدھارے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ بار بار نواب محسن الملک بہادر ملا کی دوڑ مسجد - اتنا مدہ کی دوڑ علیگڈہ بات بات میں استعفا پیش کرتے ہیں - بات کو بند نہیں آتی ہے بد خوابی ہوئی - صبح کو استعفا استعفا نہ ہوا بلائے جان ہوا کہ نکلا ہی پڑتا ہے - بہ حیدرآباد کی نوکری نباشد کہ بہ ہر استعفا خطلنے بہ چندہ دار رح بیا قرا مجید پہ تو خدا براہ کا سودا ہے

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

سر سید مر گئے تو ہم نے کہا کر لیا - روئے پیٹے مرثیے لکھے - رنجے پڑھے - گیا گزری میں کیہ چندہ میموریل فنڈ میں جمع کر لیا - اور فرضہ ادا کر دیا آج مرے کل دوسرا دن روپیے کر آخر جیب ہو گئے پھر کیا بیچارے سر سید کو روئے - خاک دھوئے اجی اپنے فائدے کو روئے - سر سید کی زندگی سے جو فائدے تھے اون کو روئے ورنہ سر سید کے ساتھ کیا کیا - جنے تمہارے واسطے گدائی جو خاندان برباد مرا - جنے اپنے واسطے ایک جب کفن کو بھی نہ چھوڑا اور تم کو لاکھوں روپیہ کی جائداد بے مثل مدرسہ دے گیا - اور جو پھر مردہ قوم کو چار چاند لگا گیا اوس کے ساتھ تم نے کیا - وہ تو مسجد کے صحن میں سیکڑوں من مٹی کے

سنے دبا پڑا ہے اوس کی قبر تک بھی کا ڈھیر ہے
کسیکو آجتک اس کی بھی توفیق نہیں ہوئی کہ اس
کو پختہ کرا دیتا مقبرہ تو کجا۔ شعر

مگر ہم تو یاں بھی اکیلے سہے
ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے

سید کو ہم سے اور ہم کو سید سے محبت ہی سے چھوڑتا ہا ورنہ وہ گالیاں کہاتا تھا اور تمہاری کہاتا تھا۔ طعنے سنتا تھا بڑا جتاتا تھا۔ کافر کہلاتا تھا مگر قوم کا سچا شیدا تھا۔ سب بات کا پرچار گیا ہوتے ہیں۔ آپ ہر کر زندگی ہی میں چھوڑے دیتے ہیں۔ بات بات میں روٹھ جاتے ہیں۔ استعفا کیا ہوا طاعون ہے کہ ہر سال ہر مہینہ بلکہ ہر وقت نکلا ہی پڑتا ہے۔ آپ تو سرسید کے خلیفہ اول ہیں۔ آپکا تو درجہ سب میں افضل و اعلی ہے آپ ہی کو سرسید تحریک علی دلکشی سمجھتے تھے اور کبھی وہ آپ کو سجدہ کرتے تھے اور کبھی آپ اون کو

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین
من دیگرم تو دیگری

آپ ہی کی شان میں فرمایا ہے آپ ہی حیدرآباد سے دوڑے دوڑے علیگڈہ جاتے اور مہینوں سرسید کے پاس رہتے تھے آپ ہی ان کے رفیق فی الدنیا والآخرۃ ہیں۔ آپ ہی ان کی رحلت سے بہت روز قبل الاماوہ چھوڑ کر علیگڈہ میں رہ پڑے تھے۔ آپ ہی سا سینہ بسینہ سرسید کے ملفوظات حاصل کئے اور سچ یوں ہے کہ جب [illegible] تعالی نے دیکھا کہ آپ علیگڈہ ہو گئے اور سب کچھ کرنے دھرنے کے اور سرسید بجز کرسی نشینی تکلیف مالا یطاق کے متحمل نہ تہے تو اللہ تعالے نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اور آپ کو قضا و قدر نے سرسید کا جانشین کیا ہے آپ ہی تو سید ہیں مہدی ہیں محسن الملک ہیں القوم ہیں جب آپ کو معلوم ہے کہ قوم میں قحط الرجال ہے تو آپ کو کبھی استعفا کا نام منہ سے نہیں نکلنا چاہئے کیا سید نے کبھی استعفا دیا۔ حالانکہ اون پر سالہا بڑے بڑے سختے اور یہ پڑے ہیں لیکن پھر وہ ایسا ارادہ کا مستقل درباب ہاتھ کا پکا اور ہمت کا دہنی تہا کہ قوم کے واسطے جان دیدی۔ اگر ہم لوگوں میں کوئی آدمی اس قابل ہوتا تو [illegible] آپ صبح ایک اور شام ایک استعفا دیتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا۔ مگر صاف سنئے۔ اب تو اندہوں میں کانے راجہ ۔ ہماری قوم کے تو ایک لعل آپ رہا ہیں۔ جس طرح اس تباہ شدہ بیڑے کی نا خدائی آپ نے کی ہے کئے جائیے اللہ آپ کا اجر دیگا اور قوت بھی دیگا۔ کیوں لئے منجدہار میں آپ چھوڑتے ہیں۔ اور کس پہ چھوڑتے ہیں۔ اب کون ہے جو [illegible] خدمت کا دم [illegible] مانا کہ آپ کی صحت اچھی نہیں رہتی مگر آپ دائم المرض کی بہار ہو ہیں ہم چراغ لیکر ڈھونڈ رہے ہیں ہمیں کوئی نہیں ملتا۔ آپ کی سچی محبت۔ بلا خواہی اور جاندار ہمالی کون لائیگا بس اب آپ کو چاہئے کہ اس کمبخت استعفا کو جلا دیجئے کہ پھر اسکا نام زبان پر نہ آئے۔ اگر خدانخواستہ آپنے یہی ٹھانی ہے تو بسم اللہ پہلے اس مدرسہ کو سرکار کی سپرد کر دیجئے اور آپ اشاعت کا رستہ لیجئے قوم پرور لوگوں کو سنوائے کہ مسلمانوں سے وہ ایک ہاتھ بہائی کا کیا ہوا سنبہل نہ سکا۔ اگر آپنے کان [illegible] ہاتھ اور بہائی تو یقین جانیئے کہ سب ٹرسٹی و ٹرسٹی تسبیح کے دانوں کی طرح سے بکہر جائینگے کیونکہ یہ تو سرسید کے وارث باندہے ہوئے اور آپ کی شیرازہ بندی [illegible] ہیں اور [illegible] شہید [illegible]

شرح این قصہ دل سوزنہ [illegible]
سوختم سوختم [illegible]

[illegible]

ب دکن

لطائف

ایک شخص بے تحاشا بہاگا آرہا تہا راستہ میں اوس کے ایک دوست مل گئے کہنے لگے اسقدر بدحواس و پریشان کیوں ہو اوس نے جواب دیا کیا پوچہتے ہو خدا خدا کر کے عزت بچی ہے دوسرے نے دریافت کیا کیوں خیر تو ہے پہلے نے جواب دیا کہ بابا ابھی میں آرہا تہا کہ راستہ میں ایک قرض خواہ ملگیا اوس نے بادہ کو پکڑ کر جوتوں سے خوب مارنا شروع کیا میں تو خدا خدا کر کے اپنی چالاکی سے بہاگ آیا۔

تہیٹر میں ایک تماشائی کبہی ٹہنڈے سانس لیتا تہا کبہی اُف اُف کرتا اس کے پاس جو بیٹہا تہا اوس نے کہا حضرت تماشا تو بہت خراب ہو رہا ہے آپکو رقت طاری ہونا تعجب ہے اوس نے جواب دیا میں بہی تو اپنے داموں کو رو رہا ہوں

ایک صاحب نے اپنے ملازم کو حکم دیا کہ فلاں [illegible] اور [illegible] لاؤ۔ نوکر ششدر رہ گیا۔ آقا نے کہا دیر کیوں کرتا ہے۔ نوکر نے جواب دیا [illegible]

پندرہ روپیہ کا مال ایک روپیہ میں

علم دوست حضرات ہرگز یہ موقع ہاتھ سے نہ دیں ۔ سرگزشت خود سوانح عمری امیر عبدالرحمن خان مرحوم جس کی ہندوستان کو عام طور پر ضرورت ہے چھپ کر تیار ہو گئی ۔ صرف یہ سوانح عمری تہکل انگلینڈ کو پندرہ میں دیتا ہے اور اب تک اسکا باقی عمدہ ترجمہ نہیں ہوا ہے راقم نے علاوہ اس ترجمہ کے گورنمنٹ ہند کی مراسلات و یورپین صاحبان کی خط و کتابت و دیگر سیاحوں کے چشم دید واقعات ۔ ابتدا کی حالت امیر مرحوم سے تا زمانہ وفات و تخت نشینی امیر حبیب اللہ خان صاحب لکھکر یادگار آمیر علم رکھدیا ۔ یہ لاجواب کتاب ہر تعلیم یافتہ شخص کو دیکھنا چاہئے ۔ علاوہ سوانح عمری تاریخ افغانستان کے بطور شائستگی و ترتیب کے لئے ایک رہبر ہے کیونکہ یہ سوانح عمری پولیٹکل بطور رسو شیل معاملات پر ہے ۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک عہ ۔ المشتہر ایم اے مظفر حسین ۔ از مراد آباد محلہ سنبھلی دروازہ ۔

کوک شاستر

موسومہ

مرآۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کے دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخوں کو شش باب سے جمع کئے ہیں جن کے عوض ناحق دنیا مال کیا بلکہ جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کرینگے چار باب مردوں اور عورتوں سے متعلق ہیں مع ... مصور فی جلد ایک روپیہ ۔ (عہ)

پتہ

لودھ دنیا رفتار ۔ محلہ قانون گویان ۔ مراد آباد

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ایشیائے الیقین صاحبان ۔ کیا ہی ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرنے میں آیا ہے جو کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے اسکے ایکدفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائیں گے وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے ۔ پانچ منٹ میں بال قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے ۔ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں ۔ اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے ۔ قیمت فی بکس کے خریدار کو ایک روپیہ (علاوہ محصول) نیز خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر فرمایش کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی ۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ بہ اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں ۔

(۱) آغا حسن علی صاحب ۔ بالیگنج ۔ کلکتہ
(۲) احمد شاہ صاحب " "
(۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی ۔
(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر سار... جیکب آباد
(۵) حکیم امام علی صاحب کرڈیا بازار کلکتہ ۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید ... شاہ ہمدانی ۔ گوری محلہ پوسٹ آفس مانڈوی ۔ سنبئے !!!

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل سکتا ہے ۔ منشی محمد عبدالرحمن ... قریب دفتر پنچ بہادر بمبئی

اسلامی دنیا ۔

ہمارے سرحدی بھائیوں کیطرح عرب کرد اور خاصکر البانوی بھی انتقام کے جوش کو نہیں روک سکتے ۔ بات بات پر جھٹ تلوار کھنچ جاتی ہے ۔ اور ایک فرد دوسرے فرد سے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے نسلوں تک فریق ثانی سے بدلہ لینے کے تاک میں رہتا ہے اسطرح ہر سال ہزارہا عزیز جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں ۔ سلطان المعظم اس قبیح رسم کی بیخکنی میں عرصے سے مشغول ہیں ۔ اور بہت کچھ اصلاح ہو بھی گئی ہے ۔ تاہم ابھی ایسے اتفاقات اور قتل بالعموم ہوتے رہتے ہیں ۔ مارشل شاکر جو یدگوار البانیا سے جو خود بھی البانوی ہیں اس عہدہ کا چارج لینے پر کل قبیلوں کے سرداروں کو منع کیا ۔ اور اس عادت کی خرابیاں اور برائیاں ظاہر کر کے فرمایا "اس دنیا اور اسکے جہان کی بھلائی ۔ زمین کی آبادی اور زراعت و تجارت کی ترقی اور نیک چلنی میں ہے ۔ نہ کہ کشت و خون میں بیشک ہم سپاہی آدمی ہیں اور موت سے نہیں ڈرتے نہ ہمارے ہاتھ خون کے گرانے سے لرزتے ہیں لیکن یہ کبھی جائز نہیں کہ ہم اپنے عزیز خون کو ملک کی حفاظت ۔ دین کی شان بڑھانے اور جب خلیفۃ المسلمین میں فنا ہونے کے سوائے کسی اور غرض کے لئے فضول گرائیں ۔ فضل و شرف ایسی باتوں سے حاصل ہو سکتا ہے ۔ نہ کہ آپس میں بھائی بھائی کا گلا کاٹنے سے ۔ کہا جاتا ہے کہ اس خطبہ کا ایسا اثر ہوا کہ کئی سفید ریش سردار چشم پر آب ہو گئے ۔ اور سب نے وعدہ کیا کہ اس نصیحت پر سب سے پہلے عمل کرنے والے وہ ہونگے تاکہ اون کی نظیر سے ان کے قبائل بھی اس بری عادت کو ترک کریں ۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

جو لوگ لاہور سے شملہ یا لندن جانیوالے ہوں مناسب ہے کہ سول سرجن سے ٹیکا چیچک لگوالیں۔

مدراس میں چندہ یادگار ملکہ قیصرہ متوفیہ کے لئے ایک لاکھ سے زیادہ ہے جو تہائی کلکتہ لیگا۔

محصور وزیروں نے کل رقم جرمانہ کی داخل کردی۔ مصالحت کی گفتگو ہونے لگی ہے۔

جبل پور میں کارخانہ توپ سازی کی متعلق ایک لوہار کی دکان بصرف ۱۰ ہزار کھولنے کا حکم ہوا۔

کابل کی نسبت بزرگوں نے اناپ شناپ اڑا رکھی تھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ تحقیق کرنے پر سب بادہوائی ثابت ہوئیں۔ ہر طرح چین چان امن امان ہے۔

جنرل سٹین کا بھانجا جو انگریزی جرمن خفیا کر کے انگریزی حد میں آگھسا تھا اور اسے ایک انگریزی جاسوس نے پکڑ کر سرحد پر ... گرفتار کرلیا تھا اور سے بد جاسوسی پھانسی کی سزا دیگئی تھی مگر کسی مصلحت سے وہ لٹکایا نہیں گیا اب لارڈ کچنر نے اس کے لئے حبس کم جہان پاک کا حکم صادر کردیا۔

پیرس کے آوارہ گرد گروہ نے جو دیکھا کہ پولیس کے انتظام سے کہیں ہاتھ مارنے کا موقع نہیں ملتا تو بلوہ کر بیٹھے۔ مطلب یہ تھا کہ اسی بہانے لوٹیں کھسوٹیں۔ پولیس سے خوب جھڑپ ہوگئی گو کہ بلوائی اکثر غلیل یا بجون ہتھیار مسلّم دمسلّم (؟) نہ تھے مگر پھر بھی خوب کٹ کٹ کے لڑے۔ ۱۴ پولیس مینوں کو گھائل کردیا۔ انہیں سے گیارہ ترجمان بلب ہیں۔

مقام سکملی (؟) میں بھی طاعون ہوتے پڑا۔ کم بخت نے پہلی ہی چوٹ ۳۰ آدمیوں پر ہاتھ صاف کیا اور چلت

بہت اچھی پسند آئی کہ دیوبج ہی بیٹھا ... کو بے انتہا قلق تھا۔

خبر ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم ہندی سپاہیوں کی فوج باڈی گارڈ مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ اس خاص فوج باڈی گارڈ کے کمانڈر کرنل سر پرتاب سنگھ بالقابہ مقرر کئے جاینگے۔

تازہ خبر ہے کہ کابل میں روز فیٹ سوئی برف پڑی قحط کا خوف جاتا رہا۔

یہ بات کہ امیر کابل اور ان کے برادران نصراللہ خان محمد عمر میں کدورت ہے بالکل بے بنیاد ہے۔

حضور پرنس آف ویلز دہلی کے مشہور جلسہ تاجپوشی کے لئے اول نومبر کو ولایت سے روانہ ہوں گے۔

دربار قیصری دہلی پر چوگان بازی بھی ہوگی دو مقابلوں میں انعامی پیالے حضور والیسرائے دینگے۔

میسور گورنمنٹ نے ۲ ممبرین کو بجوائنٹ یورپ بھیجے کہ برقی انجنیری کی تحصیل کریں۔

بنک بنگال نے بھی سیونگ بنک کی شاخ قائم کی ۲ ہزار تک جمع کرسکینگے۔ صدر رقم پانچ ہزار اور سود ۳ فیصدی ملیگا۔

حضور والیسرائے ماہ اگست میں میسور میں وارد ہوکر ... صنعت و حرفت کی نمائش بھی افتتاح کرینگے۔

آنریبل کورٹ نے بھی ملکہ قیصرہ کی یادگار قائم کرنی چاہی ۴۰ ہزار روپیہ جمع کرلیا۔

رنگون میں گورہ فوجکا مسکوٹ گھر جل گیا۔ اسکے بنانے پر ۳۰ ہزار خرچ ہوگا۔ ۲۰ ہزار گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔

کلکتہ میں لشنپال ہرپال سنگھ کی بہاری کوٹھی نے ستے ... ۵۰۵ ... کا

نکالا۔

آگرہ میں محلہ مالی تہان وشیل منڈی والوں نے مردہ ہندیوں کے ارتھی یا بجے گاجے سے نکالا۔

سنتے ہیں کلکتہ کے فارسی اخبار حبل المتین کے اشاعت مالک کلکتہ میں حکماً بند کردیگی۔

گورنمنٹ انڈیا کی اسامیوں کے امتحان میں ۲۰ پاس ہوئے مسلمان ایک۔ ہندوستانی ۷۔ باقی سب بنگالی۔

تجویز ہے حضور پرنس آف ویلز کے لئے بھی ایک ہندی خطاب مخصوص کیا جائے۔

ہندی گورہ سپاہیوں کی وفادار ... کی رہائش کیلئے لاہور و بنگلور دو مرکز قائم کرینگے۔

گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوگیا کہ عالیجناب سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب مقرر ہوئے۔

حضور سر مکورتھ ینگ کو جنگی جہاز پر سوار ہونے کے اعزاز حاصل رہینگے۔

آزاد بے فرید خان ڈپٹی صاحب کا قاتل ایک جمعدار فوج لیوی مسمی احمد خان تھا جو مفرور ہے۔ اس نے بر سر راہ پشت سے سرکاری گولی ماری۔ عرضی پیش کرنے کے بہانہ سے قریب آیا تھا اسی وقت گولی تھرا انہوں نے قاتل پر گولیاں چلائیں مگر چونکی دو مندہ کے سپاہی نشانہ نہ ... قاتل صاف بچ گیا۔ اور باغستان میں بھاگ گیا۔ ڈپٹی کمشنر مع رسالہ دربار ... پولیس سمیت قاتل کے تعاقب میں ہیں۔

چیف جسٹس بنگال وسط مئی کو رخصت ولایت ہوں گے جلسہ تاجپوشی کے بعد وسط جولائی میں واپس آئینگے۔

حضور والیسرائے مرشدآباد سے قاسم بازار میں آئے مہاراجہ مہندر چندر کے مہمان ہوئے۔

جنرل سر رابرٹ لو (بمبئی کے جنگی لاٹ)

۵ مارچ کو پونا روانہ ہونگے ۔ یہان سے ۱۲ امر کو مہابلیشور جا پہنچینگے ۔

ہند مین قحط زدون کی تعداد مین پچھلے ہفتے ۵۰ ہزار کی بیشی ہوئی کل تعداد ۵۸۰۵۰۰۰ ہے۔

مردم شماری ہند کے مصدقہ نقشے جات شائع ہوئے کل آبادی سابق سے صرف ۶۷۵۹۰۵۹ زیادہ ہے کل آبادی ساڑھے ۲۹ کروڑ سے کہین بہت ہے ۔ مجموعی تعداد ٹھیک ٹھیک ۲۹۴۳۶۱۶۷۶ ہے سال مین ۶۷۵۲۹۹۴ سے آبادی بڑھی ہے اور ۱۱۹۰۰۴۴۴ اموات ۔ یہ گویا کرب لباب مردم شماری ہے ۔

مدراس مین دو فرنچ سیاح پہنچے تمام دنیا کو پیدل ناپینگے ۵۰ ہزار فرانک انعام پائینگے ۔

مظفر گڈھ کی خبر سننے مین آئی کہ چند روز ہوئے لالہ رلا رام سابق پٹواری اور سمی چنا اور دیگر اہل ہنود کے گھر کی چھتون پر گائے کا بچھڑا چڑھ گیا ۔ پنڈت کلی چند صاحب جوتشی نے اسباب کا نتیجہ اس پیرایہ مین بیان کیا کہ جس کی چھت پر گائے چڑھ جاوے وہ جلدی مر جاتا ہے اس لئے چھتون سے گرانے کا حکم نافذ فرمایا جس پر عنقریب عملدرآمد ہوگا ۔

ریلوے سٹیشن پر پلیٹ فارم کے ٹکٹون کا دیکھنے کیلئے خاص انتظام ہوگا ۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی جمون کشمیر دوشنبہ کو لاہور مین رونق افروز ہوئے ۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر روانیان ہو بافلنٹ کے ساتھ ملاقاتون مین مصروف ہین ۔

ارکیمبرج مین دیسی فرنچ فلاسفر اضافہ کر رہے ہیں اس کے متعلق ۲ لاکھ ۳۰ ہزار منظور کیا گیا ہے ۔

بمبئی کے اخبار بانر مین کان طلا کی تشخیص کی گئی اس کے لئے ایک جدید کمپنی بنائی گئی ہے ۔

گزشتہ ریجونٹ کے گف صاحب آرڈیننس کیلئے ایک جہاز بھر خرید نے کو امریکا روانہ ہوئے ۔

ہندوستانی ضروریات جنگ کے ۲ کروڑ روپیہ فی دن کا سامان گولی بارود ولایت سے منگوائینگے ۔

ارباب فرید خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ان کے تین ملازم بھی علاقہ شیراز مین قتل ہوگئے ۔ کئی آدمی مجروح ہین ایک بہت مفقود الخبر ہے ۔ یہ واردات جو کے دو منزہ مین ہوئی ۔ سو جہ معلوم ہوئی قاتل احمد خان کوہستان تخت سلیمان کو بھاگ گیا ۔ یہ جمعدار فوج لیوی تھا ۔ ۲۰۔۳۰ پیرو ہین ۔

راولپنڈی کا مین ایک منصف اور ایک پلیڈر مین سخت کلامی پر اجلاس ہوئی ۔ معافی سے معاملہ رفع دفع ہوگیا ۔

رانی برادران کے مقدمہ خیانت لاہور مین علی بخش کو ۲ سال عبدالعزیز کو ۹ ماہ کے قید سخت ہوئی ۔

صاحب امیر کابل کو اگر کوئی خط بھیجا جاے اسکا محصول ڈاک سارہے پانچ روپیہ دینا پڑتا ہے ۔

حضور والی ریاست حیدرآباد نظام کی سیر کرکے ۱۵۔۱۶ اپریل کو جنوبی کی تاریخی غاروں کو دیکھنے جائینگے ۔

مسٹر مرک صاحب بہادر کمشنر ڈیرہ جات نے محسود وزیریون کے جرگہ سے گفتگوی مصالحت شروع کردی ۔

پروفیسر مارشل صاحب کلکتہ مین تشریف لائے جدید شدہ عمارات قدیم کے ڈائرکٹر کا کام سنبھالینگے ۔

کونسل آئین پنجاب کے لئے سوالات کئے گئے ہے امید کہ ضرور عطا کیا جاویگی ۔

تماسہ تا چوبی کا ہندوستانی باغ منزل تہذیب اور شائستگی کے ساتھ یورپی و غضنفر اور لباس مین پرورش ہوا ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس عمدہ باغ مین بھی ہندوستان کا بد مزہ میوہ (پھوٹ) پیدا ہوگیا ہے جو خدانخواستہ باغ کی سرسبزی کو نہایت مضر ثابت ہوگا ۔

طاعونی شمار

تاریخ	مبتلا رطاعون	اشفا طاعون	اموات [illegible]
۲ مارچ	۱۳۲	۱۳۹	۲۴۹
۳ ″ ″	۱۳۲	۱۲۸	۲۵۵
۴ ″ ″	۱۲۱	۱۱۷	۲۵۴
۵ ″ ″	۱۶۴	۱۲۴	۲۵۴
۶ ″ ″	۱۴۶	۱۳۵	۲۶۵
۷ ″ ″	۱۶۰	۱۱۲	۲۶۶
۸ ″ ″	۱۱۵	۱۳۴	۵۰۲

مطبع حمیدیہ بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا